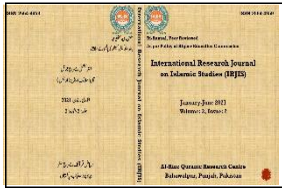
International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

چین میں مسلم اقلیت کو درپیش مسائل

Problems faced by the Muslim minority in China

1. Saira Arshad,

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
The Govt. Sadiq College Women University Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: sairaarshad263@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0007-1852-6982

2. Dr. Farzanz Iqbal,

Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
The Govt. Sadiq College Women University Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: farzana.iqbal@gscwu.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-6958-6391

To cite this article: Saira Arshad And Dr. Farzana Iqbal. 2024. "چین میں مسلم اقلیت کو درپیش مسائل: Problems faced by the Muslim minority in China. International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 6 (Issue 1), 01-08.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 6 || January - June 2024 || P. 01-08
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-6-1-1/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.06.01.u1
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 June 2024
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

The Muslim minority in China faces numerous challenges, some persisting for over 1,400 years, while others have emerged due to China's rapid globalization and the post-9/11 global "War on Terror." The Hui and Uyghur populations, the largest Muslim groups, are significantly impacted by government policies. These policies, including restrictions on religious practices, forced assimilation, and extensive surveillance, severely affect their cultural identity and religious freedom. The economic disparities between Muslim-majority regions and the rest of China further exacerbate these issues, leading to feelings of alienation and discrimination among China's Muslim communities.

Keywords: Islam, Muslims, Minority, China, Religion

تعارف:

چین میں مقیم مسلمانوں صدیوں سے ایسی مشکلات سے دوچار ہیں جو بدلتے وقت کے ساتھ بھی کم نہیں ہوئیں۔تاہم، چین کے تیزی سے گلوبلائز ہونے اور 11 ستمبر کے بعد دہشت گردی کے خلاف جنگ نے ان مسائل کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ چینی مسلمانوں کی آبادی تقریباً 18-20 ملین ہے، جس میں حوئی اور اویغور قومیتوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ مسلمان اقلیتوں کو مذہبی پابندیاں، ثقافتی انضمام کی پالیسیوں، اور جبری مشقت جیسے مسائل کا سامنا ہے، جو انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ان مسائل کی وجہ سے چین کے اندر اور اس کے ارد گرد عدم استحکام کا خطرہ بڑھ رہا ہے، جو کہ حکومت اور اقلیتی گروہوں کے درمیان تعلقات کو مزید کشیدہ کر سکتا ہے۔

سماجی مسائل:

چین میں مسلم اقلیتوں کو بہت سے سماجی مسائل ہیں جو ان کی ثقافتی شناخت اور چینی معاشرے میں تعلق کے احساس کے لیے خطرہ ہیں۔ حکومتی پالیسیاں ہان چینی ثقافتی غلبہ کو ترجیح دیتی ہیے جس سے اقلیتی روایات اور زبانوں کا تحفظ خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ یہ پسماندگی کے ماحول کو فروغ دیتا ہے جہاں مسلم عقیدے اور ثقافتی ورثے کے اظہار کو قومی معیار سے انحراف کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ سیکشن ان سماجی مسائل کا مطالعہ کرتا ہے مخصوص مسائل جیسے کہ مسجد کی تعمیر اور اس کو چلانے پر عائد پابندیاں، روایتی رسوم ورواج اور زبانوں پر پابندی اور سرویلنس کی ٹیکنالوجی کی مسلسل پھیلتی ہوئی رسائی جو نقل و حرکت اور اجتماع کی آزادی کو محدود کرتی ہے۔ان سماجی دباؤ کا جائزہ لے کر ہم چین میں مسلم اقلیتوں کی پریشانیوں اور مایوسیوں کا گہرا ادراک حاصل کر سکتے ہیں۔

(الف)مذہبی عمل پر پابندیاں:

مذہب کی آزادی ایک بنیادی انسانی حق ہے جو بین الاقوامی قانون میں درج ہے جس کے لئے چین میں مسلم اقلیتوں کے لیے اہم مسائل کا سامنا ہے۔ یہ مسائل کئی طریقوں سے ظاہر ہوتی ہیں:

مسجد کی تعمیر اور اس کو چلانے پر پابندیاں:

چینی حکومت مساجد کی تعمیر اور ان کو چلانے پر سخت کنٹرول رکھتی ہے۔ حکام نے ایسے ضابطے نافذ کیے ہیں جن کے تحت مساجد کو مخصوص تعمیراتی طرزوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو "چینی جمالیات" کی عکاسی کرتے ہیں مؤثر طریقے سے ان کے روایتی اسلامی ڈیزائن عناصر کو ختم کرتے ہیں۔مزید برآں نئی مسجد کی تعمیر کے لیے اجازت نامے حاصل کرنا دن بدن مشکل ہوتا جا رہا ہے خاص طور پر صوبہ سنکیانگ میں جہاں بہت سی مساجد کو مسمار کر دیا گیا ہے مثال کے طور پر سنکیانگ میں حکومت نے مبینہ طور پر 08,00 سے زیادہ مساجد کو منہدم یا جزوی طور پر تباہ کر دیا اور اسے انتہا پسندی سے نمٹنے کے اقدام کے طور پر جواز فراہم کیا۔ان اقدام نے نہ صرف عبادت گاہوں تک رسائی کو محدود کیا بلکہ ایغور مسلمانوں کی ثقافتی اور مذہبی زندگی پر ایک حملہ بھی کیا۔ASPI کی درج ذیل رپورٹ کے مطابق:

"A new report from the Australian Strategic Policy Institute estimates that over 8,000 mosques in Xinjiang have been demolished in recent years, and that most Uyghur sacred sites have been demolished, damaged, or altered in some way ."

"آسٹریلیائی اسٹریٹجک پالیسی انسٹی ٹیوٹ کی ایک نئی رپورٹ میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ حالیہ برسوں میں سنکیانگ میں 8,000 سے زیادہ مساجد کو مسمار کیا گیا ہے، اور یہ کہ زیادہ تر اویغور مقدس مقامات کو کسی نہ کسی طریقے سے مسمار، نقصان پہنچایا یا تبدیل کیا گیا ہے۔"

- مذہبی سر گرمیوں اور تعلیمات پر حکومت کا کنٹرول: مسلم کمیونٹیز کے اندر مذہبی سر گرمیاں اور تعلیمات سرکاری جانچ پڑتال کے ساتھ مشروط ہیں۔اماموں کو ایسے پیغامات کو ترجیح دینے کے لیے دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو سماجی ہم آہنگی اور چینی ریاست کے ساتھ وفاداری کو فروغ دیتے ہیں۔مذہبی تعلیم کو سختی سے کنٹرول کیا جاتا ہے حکام حکومت کی طرف سے منظور شدہ تشریحات کے ساتھ مطابقت کو یقینی بنانے کے لیے مذہبی متون اور نصاب کی نگرانی اور ممکنہ طور پر سنسر کرتے ہیں۔یہ کنٹرول آن لائن مذہبی مواد تک بھی پھیلا ہوا ہے 2017 میں سنکیانگ میں حکام نے نابالغوں پر مذہبی سر گرمیوں میں شرکت پر پابندی لگا دی اور مساجد کو انتہا پسندانہ مواد سے پاک کرنے کی مہم شروع کی۔
- مذہبی اظہار پر کریک ڈاؤن: چین میں مسلمانوں کے عقیدے کے اظہار کو کافی حد تک محدود کر دیا ہے۔مثال کے طور پر اسلامی طرز عمل سے منسلک لباس پہننے پر جیسے خواتین کے لیے حجاب یا مردوں کے لیے لمبی داڑھی۔ بعض علاقوں میں پابندی عائد کر دی گئی ہے یا سماجی دباؤ کی مہموں کے ذریعے حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا ایک بنیادی عمل ہے جس میں کچھ علاقوں میں سرکاری ملازمین اور طلباء کے لیے بھی حوصلہ شکنی یا یہاں تک کہ منع کیا گیا ہے یہ پابندیاں نہ صرف مذہبی آزادی کو محدود کرتی ہیں بلکہ ثقافتی شناخت اور ذاتی اظہار پر بھی حملہ کرتی ہیں۔

یہ صرف چند مثالیں ہیں کہ چینی حکومت کس طرح مسلم اقلیتوں کے مذہبی طریقوں پر پابندی لگاتی ہے۔یہ پالیسیاں خوف اور اضطراب کا ماحول پیدا کرتی ہیں جس سے مسلمانوں کے لیے آزادانہ زندگی گزارنا اور کھلے عام اپنے عقیدے پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

(ب) ثقافتی انضمام کی پالیسیاں:

مذہبی عمل پر پابندیوں کے علاوہ، چین میں مسلم اقلیتیں ثقافتی انضمام کی طرف دباؤ کا سامنا کر رہی ہیں۔یہ پالیسی ہان چینی ثقافت کے غلبہ کو ترجیح دیتی ہے اور منظم طریقے سے مسلم نسلوں کی منفرد روایات، زبانوں اور رسم و رواج کو پسماندہ کرتی ہے۔ تعلیم میں مینڈارن (Mandarin) چینی پر زور اقلیتی طلباء کے لیے نقصانات پیدا کرتا ہے اور ثقافتی ورثے کی ترسیل کو کمزور کرتا ہے۔روایتی رسوم و رواج اور تقریبات کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور میڈیا کی تصویر کشی اکثر مسلم اقلیتوں کو بطور ہان چینی ہی پیش کرتی ہے۔ثقافتی شناخت کی یہ از سر نو تشکیل بیگانگی کے احساس کو پروان چڑھاتی ہے۔

سیکولر طرز زندگی کو اپنانے کا دباؤ:

چین میں مسلم اقلیتوں کو ریاست کی طرف سے منظور شدہ سیکولر طرز زندگی کو اپنانے کے لیے بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے۔یہ دباؤ مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے، جو ان کے مذہبی طریقوں اور ثقافتی شناخت کو براہ راست متاثر کرتا ہے۔

مذہبی رسومات پر ریاستی کنٹرول:

- امام اور خطبات: امام حکومتی نظریے کے مطابق خطبہ دینے اور بنیادی اسلامی اصولوں کو کم کرنے کے لیے دباؤ کا سامنا کرتے ہیں۔اس میں ایک ایسے اسلام کو فروغ دینا شامل ہے جو مذہبی عقائد پر ریاست کے ساتھ وفاداری کو ترجیح دیتا ہے۔ حکومت سے منظور شدہ خطبات اکثر سماجی ہم آہنگی اور قومی اتحاد پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جبکہ اسلام کے ان پہلوؤں کو کم کرتے ہیں جنہیں حکومت کے اختیار کو چیلنج کرنے کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔خطبات پر یہ کنٹرول اماموں کے روحانی پیشوا کے طور پر کردار کو کمزور کرتا ہے اور مسلم کمیونٹیز کے اپنے عقیدے پر مستند عمل کرنے کی صلاحیت کو کمزور کرتا ہے۔
- مذہبی متون کی سنسر شپ: مذہبی متن کی جانچ پڑتال سے محفوظ نہیں ہے۔حکومت اس طرح کے مواد کی نگرانی اور سنسر کرتی ہے ایسے مواد کو ہٹاتی ہے جسے اس کے اسلام کے وژن سے مطابقت نہیں رکھتا۔اس میں وہ حوالے شامل ہیں جو مذہبی قانون کو فروغ دیتے ہیں سیاسی سرگرمی

کی وکالت کرتے ہیں یا حکومتی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہیں۔ مذہبی متن کے مواد کو کنٹرول کرکے حکومت اسلام کی تشریح کو تشکیل دینے کی کوشش کرتی ہے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہتی ہے کہ یہ اس کے سیکولر ایجنڈے سے ہم آہنگ ہو۔ ثقافتی شناخت کا یہ کٹاؤ بیگانگی کا احساس پیدا کرتا ہے اور چینی معاشرے میں سماجی ہم آہنگی کو مجروح کرتا ہے۔

- نگرانی (Surveillance) اور سماجی کنٹرول:

چین میں مسلم اقلیتیں نگرانی اور سماجی کنٹرول کے ایک وسیع جال میں پھنسے ہیں جو ان کی روزمرہ کی زندگیوں کو محدود کرتی ہیں اور خوف اور اضطراب کا ماحول پیدا کرتی ہیں۔ حکومت ان کی نقل و حرکت، سرگرمیوں اور مذہبی اظہار پر نظر رکھنے کے لیے بہت سی ٹیکنالوجیز اور حربوں کا استعمال کرتی ہے۔

"While repressive measures in Xinjiang have been intensifying since the 1990s, some witnesses noted a sharp increase since the ascension of Xi Jinping to the Presidency of the PRC in 2013. Witnesses also noted a significant surge in state surveillance when Chen Quanguo was appointed General Secretary of the Chinese Communist Party (CCP) for Xinjiang in August 2016

"جبکہ سنکیانگ میں جابرانہ اقدامات 1990 کی دہائی سے شدت اختیار کر رہے ہیں، کچھ عینی شاہدین نے 2013 میں شی جن پنگ کے PRC کا صدر بننے کے بعد تیزی سے اضافہ دیکھا اور جب اگست 2016 کو سنکیانگ کے لیے چن کوانگو چینی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) کا جنرل سیکرٹری مقرر ہوا تو ریاستی نگرانی میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا"

معاشی مسائل:

چین میں مسلم اقلیتوں کے لیے معاشی طور پر بھی بہت سے مسائل درپیش ہیں۔ سماجی اور ثقافتی دباؤ سے ہٹ کر ان کمیونٹیز کو انتظامی رکاوٹوں کا ایک سلسلہ درپیش ہے جو ان کی معاشی شراکت اور خوشحالی میں رکاوٹ ہیں۔ یہ حصہ چین میں مسلم اقلیتوں کو درپیش بنیادی اقتصادی مسائل پر بحث کرتا ہے۔

(الف) ترقی میں تفاوت:

چین کا معاشی منظر نامہ اس کی مسلم اقلیتوں کے لیے بالکل برعکس ہے۔ اگرچہ قوم حالیہ دہائیوں میں متاثر کن اقتصادی ترقی اور ترقی پر فخر کرتی ہے لیکن یہ فوائد یکساں طور پر تقسیم نہیں کیے گئے ہیں۔ مسلم اکثریتی علاقے اکثر اپنے ہان چینی ہم منصبوں سے پیچھے رہتے ہیں اقتصادی ترقی کی نچلی سطح اور وسائل تک محدود رسائی سے دوچار ہیں۔ یہ حصہ ترقی میں ان تفاوتوں پر روشنی ڈالتا ہے جو مسلم اقلیتوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ ترقی میں ان تفاوتوں کا جائزہ لینے سے ہم چین میں مسلم اقلیتوں کو درپیش اقتصادی مسائل کے بارے میں گہری سمجھ حاصل کرتے ہیں۔

ا۔ ہان چینیوں کے مقابلے میں مسلم اقلیتوں کے لیے کم اقتصادی مواقع:

چین میں مسلم اقلیتوں کو ایک سخت معاشی حقیقت کا سامنا ہے جو غالب ہان چینی اکثریت کے مقابلے میں منظم طور پر پسماندہ ہے۔ شماریاتی تفاوت ایک سنگین تصویر پیش کرتا ہے جو ایک ایسے منظر نامے کو ظاہر کرتا ہے جہاں معاشی مواقع بہت کم ہیں اور بہت سی مسلم کمیونٹیز کے لیے خوشحالی کا راستہ اب بھی ناپید ہے۔ یہاں ان اہم شعبوں پر گہری نظر ہے جہاں یہ معاشی پسماندگی سب سے زیادہ واضح ہے:

فی کس جی ڈی پی: اکثر مسلم آبادی والے خطے اقتصادی ترقی کے لحاظ سے پیچھے رہتے ہیں۔ یہ مسلم کمیونٹیز کے لیے نمایاں طور پر کم معیار زندگی کی وجہ بنتی ہے۔ وسائل اور ضروری خدمات تک محدود رسائی معاشی مشکلات پیدا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر 2020 میں سنکیانگ، جو کہ ایک بڑا ایغور آبادی والا خطہ ہے، میں فی کس جی ڈی پی قومی اوسط کے تقریباً نصف رہا۔ یہ واضح فرق مسلم اکثریتی خطوں اور ہان چینی اکثریت کے زیر تسلط زیادہ ترقی یافتہ علاقوں کے درمیان نمایاں اقتصادی فرق کو نمایاں کرتا ہے۔

مزدوروں سے امتیازی سلوک: مسلمان مزدوروں سے امتیازی سلوک کے الزامات ملازمت کے بازار میں مسلم اقلیتوں کو مزید نقصان پہنچاتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق اویغور اور دیگر مسلم گروہوں کو جبری مشقت کا نشانہ بنایا جاتا ہے یا کم اجرت والی خطرناک ملازمتوں پر مجبور کیا جاتا ہے جس میں ترقی کے محدود مواقع ہیں۔ Human Rights Watch کے مطابق:

"There have been numerous credible reports that Chinese authorities are subjecting Turkic Muslims to forced labor under the government's "idle labor transfer programs" (富余劳动力转移). Under this program, ethnic minorities are placed in jobs, including in factories, in Xinjiang and elsewhere in China" .

"ایسی متعدد مصدقہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ چینی حکام ترک مسلمانوں کو حکومت کے "بے کار لیبر ٹرانسفر پروگرام" (富余劳动力转移) کے تحت جبری مشقت کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت، نسلی اقلیتوں کو ملازمتوں میں رکھا جاتا ہے، بشمول سنکیانگ اور چین کے دیگر مقامات پر فیکٹریوں میں۔"

یہ نہ صرف ان کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ موجودہ معاشی عدم مساوات کو بھی تقویت دیتے ہیں۔ انتقام یا نظر بندی کے خوف سے مسلمان کارکنوں کے لیے غیر منصفانہ سلوک کے خلاف بات کرنا یا روزگار کے بہتر مواقع تلاش کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

۲۔ بعض شعبوں میں تعلیم اور روزگار تک محدود رسائی:

تعلیم سماجی نقل و حرکت اور معاشی خوشحالی کے لیے ایک اہم ذریعہ کے طور پر کام کرتی ہے۔ تاہم چین میں مسلم اقلیتوں کو معیاری تعلیم تک رسائی میں نمایاں رکاوٹوں کا سامنا ہے جو ان کی ملازمت کی منڈی میں مقابلہ کرنے اور معاشرے میں ترقی حاصل کرنے کی صلاحیت میں رکاوٹ ہے۔ یہاں ان دو اہم مسائل پر گہری نظر ہے جو مسلمان طلباء کو نقصان پہنچاتے ہیں:

- زبان کی حدود: چینی اسکولوں میں تعلیم کی بنیادی زبان کے طور پر مینڈارن چینی پر زور ان مسلم طلباء کے لیے ایک اہم رکاوٹ پیدا کرتا ہے جن کی مادری زبانیں جیسے ایغور یا قازق کو تعلیمی نظام میں ترجیح نہیں دی جاتی۔ زبان کی یہ رکاوٹ مسلم طلباء کے لیے نصاب کے ساتھ رفتار برقرار رکھنا مشکل بناتی ہے پیچیدہ مضامین کی ان کی سمجھ میں رکاوٹ بنتی ہے اور کلاس روم کے مباحثوں میں فعال طور پر حصہ لینے کی ان کی صلاحیت کو محدود کرتی ہے۔
- جغرافیائی تفاوت: مقام کے لحاظ سے تعلیم کا معیار نمایاں طور پر مختلف ہوتا ہے۔ مسلم اکثریتی علاقوں میں خاص طور پر دیہی علاقوں کے اسکولوں کے پاس ہان چینی اکثریت کے زیر تسلط زیادہ ترقی یافتہ علاقوں میں اپنے ہم منصبوں کے مقابلے میں اکثر کم وسائل ہوتے ہیں۔ یہ تفاوت کئی طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے:

- محدود قابل اساتذہ: مسلم اکثریتی علاقوں کے اسکولوں کو اہل اساتذہ کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے خاص طور پر سائنس، ریاضی یا انگریزی جیسے خصوصی مضامین میں۔ قابل اساتذہ کی کمی یہ مسلم طلباء کی تعلیم کے معیار میں رکاوٹ بنتی ہے اور اعلیٰ تعلیم یا مسابقتی ملازمت کے مواقع کے لیے ان کی تیاری کو محدود کرتی ہے۔
- ٹیکنالوجی تک محدود رسائی: ان خطوں کے اسکولوں کو ٹیکنالوجی تک محدود رسائی ہوتی ہے جیسے کہ کمپیوٹر یا انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی۔

ڈیجیٹل وسائل کی یہ کمی مسلم طلباء کو زیادہ ترقی یافتہ علاقوں میں اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں نقصان میں ڈالتی ہے آن لائن لرننگ پلیٹ فارمز میں حصہ لینے، تحقیق کو مؤثر طریقے سے کرنے، یا ڈیجیٹل خواندگی کی مہارتوں کو فروغ دینے میں رکاوٹ بنتی ہے جو جدید جاب مارکیٹ میں تیزی سے اہم ہیں۔

ان تعلیمی تفاوتوں کا چین میں مسلم اقلیتوں پر طویل مدتی اثر ہے۔ معیاری تعلیم تک محدود رسائی ان کے کیریئر کے امکانات کو محدود کرتی ہے، معاشی عدم مساوات کو برقرار رکھتی ہے۔ اگرچہ تعلیمی اہداف کے حصول کو بااختیار بنانے کے لیے کچھ اقدامات کیے گیے ہیں جو کہ ناکافی ہونے کی وجہ سے تعلیمی تفاوت آج بھی موجود ہیں۔

"After more than 60 years of development, the education of ethnic minority groups has witnessed great achievements at all levels and categories. Although inequalities have been reduced in terms of overall education in China, there is broad consensus among Chinese scholars that gaps between Han and other ethnic groups still exist and have even grown (Chen, Citation2016; Gustafsson & Shi, Citation2003; Hannum, Citation2002). The literacy rates of most ethnic minority groups are still below that of the Han majority, and it is difficult to improve them (Guo & Tynen, Citation2015) ”

"60 سال سے زیادہ ترقی کے باوجود، نسلی اقلیتی گروہوں کی تعلیم نے تمام سطحوں اور زمروں میں بڑی کامیابیاں دیکھی ہیں۔ اگرچہ چین میں مجموعی تعلیم کے لحاظ سے عدم مساوات کو کم کیا گیا ہے، لیکن چینی علماء کے درمیان وسیع اتفاق رائے ہے کہ ہان اور دیگر نسلی گروہوں کے درمیان فرق اب بھی موجود ہے اور اس میں اضافہ ہوا ہے (چن، حوالہ 2016؛ گستافسن اور شی، حوالہ 2003؛ ہنم، حوالہ 2002)۔ زیادہ تر نسلی اقلیتی گروہوں کی شرح خواندگی ابھی بھی ہان اکثریت سے کم ہے، اور ان میں بہتری لانا مشکل ہے۔"

سیاسی مسائل:

اقتصادی اور سماجی دباؤ سے ہٹ کر، یہ کمیونٹیز ایک ایسے نظام سے نبرد آزما ہیں جو ان کی سیاسی شرکت کو محدود کرتا ہے اور ان کی ثقافتی خود مختاری کو مجروح کرتا ہے۔ یہ حصہ چین میں مسلم اقلیتوں کو درپیش بنیادی سیاسی مسائل پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ اظہار رائے اور اجتماع کی آزادی پر پابندیوں، حکومت میں مسلم آوازوں کے پسماندگی، اور بعض خطوں میں خود مختاری کے خاتمے کا تجزیہ کرتا ہے۔

(الف) محدود سیاسی نمائندگی:

چین کے ظاہری طور پر جامع سیاسی ڈھانچے کے اندر مسلم اقلیتوں کو ایک واضح مسئلے کا سامنا ہے اور وہ ہے محدود نمائندگی۔ یہ حصہ سیاسی پسماندگی کے مسئلے کو الگ کرتا ہے، ان کمیونٹیز کے حجم اور حکومت کے اندر ان کی آواز کے درمیان فرق کا تجزیہ کرتا ہے۔

1۔ سرکاری اداروں میں مسلم اقلیتوں کی کم نمائندگی:

مسلم آبادی کے حجم اور کلیدی سرکاری عہدوں پر ان کی نمائندگی کے درمیان ایک مکمل عددی عدم توازن موجود ہے:

- نیشنل پیپلز کانگریس: یہ چین کا اعلیٰ ترین قانون ساز ادارہ ہے۔ کل آبادی کا تقریباً ۵ فیصد پر مشتمل ہونے کے باوجود مسلم اقلیتیں نیشنل پیپلز کانگریس میں نمایاں طور پر کم فیصد نشستیں رکھتی ہیں۔ یہ کم نمائندگی ان کی قومی پالیسیوں اور قانون سازی پر اثرانداز ہونے کی ان کی محدود صلاحیت کی نشاندہی کرتی ہے جو ان کی روزمرہ کی زندگیوں اور مذہبی طریقوں کو کنٹرول کرتی ہیں۔
- مقامی حکومت کے ڈھانچے: مقامی سطح پر اسی طرح کے تفاوت موجود ہیں۔ مسلم کمیونٹیز کی صوبائی اور شہری حکومتوں میں محدود نمائندگی ہو سکتی ہے جو کہ مقامی خدشات کو دور کرنے اور سیاسی نظام کے اندر اپنی مخصوص ضروریات کی وکالت کرنے کی صلاحیت میں رکاوٹ بنتی ہے۔ یہ کم نمائندگی مختلف عوامل کی وجہ سے ہوتی ہے، بشمول مسلم امیدواروں کی ممکنہ حدیں جو عہدہ کے لیے انتخاب لڑنے کی اجازت دیتی ہیں یا مسلم ووٹروں کو رجسٹریشن یا انتخابات میں حصہ لینے میں درپیش مسائل شامل ہیں۔

2۔ ان کی کمیونٹیز کو متاثر کرنے والی پالیسیوں پر اثر ورسوخ کا فقدان:

محدود نمائندگی کے نتائج حکومت میں مسلم آوازوں کی علامتی عدم موجودگی سے آگے بڑھتے ہیں۔ اس کا اثر ان پالیسیوں پر اثر ورسوخ کی کمی ہے جو براہ راست ان کی زندگیوں اور مذہبی طریقوں پر اثرانداز ہوتی ہیں:

شمولیت کے بغیر پالیسیاں: مذہبی رسومات، اقلیتی زبانوں میں تعلیم یا مسلم اکثریتی علاقوں میں ترقیاتی منصوبے اکثر متاثرہ کمیونٹیز کے ساتھ مناسب مشاورت کے بغیر بنائے جاتے ہیں۔ شمولیت کی یہ کمی ایسی پالیسیوں کا باعث بن سکتی ہے جو مسلم اقلیتوں کی ثقافتی اور مذہبی ضروریات کے لیے غیر حساس ہیں۔ مثال کے طور پر اسکولوں میں تعلیم کی بنیادی زبان کے طور پر مینڈارن چینی کو فروغ دینے والی پالیسیاں ایغور یا قازق طلباء کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

فیصلہ سازی: چینی سیاسی نظام کی مرکزی نوعیت اکثر Top-Down فیصلہ سازی کو ترجیح دیتی ہے۔ اس سے مسلم کمیونٹیز کے لیے بات چیت یا ان تبدیلیوں کی وکالت کرنے کی بہت کم گنجائش باقی رہ جاتی ہے جو ان کی ترجیحات اور خدشات کو بہتر انداز میں ظاہر کر سکیں۔ اثر ورسوخ کا یہ فقدان بیگانگی اور حق رائے دہی سے محرومی کے احساس کا باعث بنتا ہے۔

3۔ شکایات کا اظہار کرنے اور ان کے مفادات کی وکالت کرنے میں دشواری:

مسلم اقلیتوں کو اپنی شکایات کا اظہار کرنے اور سیاسی نظام میں اپنے مفادات کی وکالت کرنے میں مسائل کا سامنا ہے۔ اس کو کئی عوامل سے منسوب کیا جا سکتا ہے جو خوف کا ماحول پیدا کرتے ہیں اور اختلاف کو دبا دیتے ہیں:

- تقریر اور اسمبلی کی آزادی پر پابندیاں: پر امن مظاہرے یا حکومتی پالیسیوں پر عوامی تنقید کا سامنا سنسر شپ یا یہاں تک کہ جبر سے کیا جا سکتا ہے۔ اس سے خوف کا ماحول پیدا ہوتا ہے جو مسلم کمیونٹیز کو امتیازی پالیسیوں یا ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف بولنے کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ثقافتی خود مختاری یا انسانی حقوق کی وکالت کرنے والے اویغور کارکنان کو حراست اور سخت سزاؤں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔
- میڈیا پلیٹ فارمز تک محدود رسائی: ریاست کے زیر کنٹرول میڈیا آؤٹ لیٹس شاذونادر ہی حکومتی پالیسیوں پر تنقیدی نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔ یہ مسلم کمیونٹیز کو اپنے خدشات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے یا اپنے مفادات کی وکالت کرنے کے لیے میڈیا پلیٹ فارم کا استعمال کرنے سے مزید روکتا ہے۔ میڈیا میں ان کے بیانیے کی عدم موجودگی یکطرفہ بیانیہ تخلیق کرتی ہے اور مسلم اقلیتوں کو درپیش مسائل عوامی طبقے

تک پہنچ ہی نہیں پاتے، کیونکہ مسلمانوں کو اپنی رائے کے اظہار کے لیے سوشل نیٹ ورک استعمال کرنے کی اجازت تک نہیں دی جاتی جو کہ 10 جون 2021 کی AMNESTY INTERNATIONAL رپورٹ میں بھی درج ہے:

"For at least several months after being released from a camp, all former internees are under near-constant electronic and in-person surveillance, including invasive “homestays” by government cadres who monitor them and report “suspicious” behavior. This could be peaceful religious practices, the use of unauthorized communications software (such as VPNs or WhatsApp), or purchasing an “unusual” amount of fuel or electricity"

"کیمپ سے رہا ہونے کے بعد کم از کم کئی مہینوں تک تمام سابق قیدی مسلسل الیکٹرانک اور ذاتی طور پر نگرانی میں ہیں، بشمول سرکاری کیڈرز کے ناگوار "ہوم اسٹے" جو ان کی نگرانی کرتے ہیں اور "مشتبہ" رویے کی اطلاع دیتے ہیں۔ یہ پرامن مذہبی عمل، غیر مجاز مواصلاتی سافٹ ویئر (جیسے VPNs یا WhatsApp) کا استعمال، یا ایندھن یا بجلی کی "غیر معمولی" مقدار کی خریداری ہو سکتی ہے۔"

خلاصہ:

چین میں مسلم اقلیت کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے جن میں سے کچھ 1400 سال سے جاری ہیں، جبکہ کچھ چین کے تیز رفتار گلوبلائزیشن اور 11/9 کے بعد "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کے نتیجے میں ابھرے ہیں۔ حوئی اور اویغور آبادی، جو سب سے بڑے مسلم گروہ ہیں، حکومتی پالیسیوں سے خاص طور پر متاثر ہو رہے ہیں۔ ان پالیسیوں میں مذہبی آزادی پر پابندیاں، ثقافتی انضمام پر دباؤ، اور نگرانی شامل ہیں جو ان کی ثقافتی شناخت اور مذہبی آزادی کو متاثر کرتی ہیں۔ مسلم اکثریتی علاقوں اور باقی چین کے درمیان معاشی تفاوت نے ان مسائل کو مزید بڑھا دیا ہے، جس سے مسلم برادریوں میں بیگانگی اور امتیازی سلوک کے احساسات پیدا ہو رہے ہیں۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)